عافیہ کو کس نے رولایا

عافیہ کا تعلق ایک پڑھے لکھے و دین دار اور غیرت مند گھرانہ سے تھا۔وہ بچپن سے ہی ایک ذہین اور محنتی لڑکی تھی۔عافیہ کے ماں باپ نے اس کو دین و دنیا کی تعلیم سے آراستہ کیا۔اس کے ماں باپ اللہ عزوجل کے سوا کسی کے سامنے کبھی ہاتھ نہیں پھیلاتے تھے۔خود اپنے ہاتھوں سے خوب محنت کرتے اور اپنی حلال کمائی سے اپنی اور اپنی اولاد کی ضروریات کو پورا کرتے۔اور اپنی اولاد کو بھی ہمیشہ یہی تلقین کرتے کہ اللہ عزوجل کے سوا کبھی کسی کے سامنے ہاتھ نہیں پھیلانا ہمیشہ نبی پاک صلی اللہُ علیہِ وآلہ وسلم کے وسیلہ سے رب کی بارگاہ میں دعا کیا کرو۔نبی پاک صلی اللہُ علیہِ وآلہ وسلم پر درود وسلام بھیجتے رہا کرو۔

اچانک رضا الہی سے عافیہ کے والدین کا انتقال ہوگیا۔حتہ کہ عافیہ کی ابھی شادی بھی نہیں ہوئی تھی۔عافیہ گھر میں سب سے بڑی تھی۔تمام گھر کی زمہ داریاں عافیہ کے سر آن پڑی۔عافیہ نے ایک پرائیویٹ اسکول میں پڑھانا شروع کیا۔تاکہ وہ اپنی و اپنے بہن اور بھائیوں کی ضروریات کو پورا کرسکے۔گھر کی ضروریات کو پورا کرنے کے ساتھ ساتھ کافی عرصہ کے بعد کچھ رقم اس نے جمع کی تاکہ وہ اپنی شادی کر سکے۔

اس کا رشتہ ہاں ایک جگہ تیہ ہوا۔

شادی کو ایک ماہ باقی تھا کہ عافیہ نے شادی کے لیے ساز و سامان لینے کے لیے ایک دن مقرر کیا۔وہ دور دراز پہاڑی علاقے کی رہائشی تھی۔اس کی چند سہلیاں شہر میں رہتی تھی۔اس نے فون پہ ان سے رابطہ کیا کہ فلاں دن اپ کی بہن کی شادی ہے۔تمام سہیلیوں نے مبارک باد دی۔پھر اس نے تمام کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ فلاں دن میں بازار آرہی ہوں۔سامان وغیرہ خریدنا ہے، ایک دن مجھے آپ کے ہاں ٹھہرنا ہوگا، کیونکہ ابھی سردیوں کا موسم ہے، دن کافی چھوٹا ہے، تو میں گھر واپس نہیں پہنچ پاؤں گی۔تمام نے خوش آمدید کہا۔بعد ازاں دوسرے تیسرے دن

وہ اس رقم کے ساتھ ،جو رقم اس نے جمع کر رکھی تھی ۔تاکہ وہ شادی کیلئے سامان وغیرہ لاسکے ۔وہ با حیا چہرے اور نقاب و برقعے میں خوشی خوشی گھر سے بازار کی طرف نکلی جونہی وہ بازار پہنچی ۔ادھر سہیلیاں بڑی مسرت کے ساتھ اس کے انتظار میں کھڑی اس کا راستہ دیکھ رہی ہیں۔ ادھر چوروں کی نظریں عافیہ کے برقعے کے جیب پر ٹکی ہوئی ہیں ۔عافیہ گھاڑی سے اتر کر تھوڑی ہی دور گی تھی کہ چوروں نے جیب کاٹ کر عافیہ کی شادی کو ماتم تبدیل کردیا ۔عافیہ کے پھوٹ پھوٹ کر آنسوؤں بہتے چلے جارہے ہیں ۔لوگوں کا مجمہ جمع ہوگیا ،اس وقت عافیہ کو نہ صرف پیسوں کا غم بلکہ اپنے والدین بھی یاد آگئے ۔اس کے آنسوؤں دوگنے ہوگے۔ وہ ہمت کرکے اٹھی دکان پر جانے کے بجائے میڈیا ہاؤس چلی گئ ۔وہاں اس نے اپنی آپ بیتی سنائی ۔وہ عافیہ جو status میں کبھی اپنا فوٹو رکھنا گوارہ نہیں کرتی تھی ۔چوروں نے اسے میڈیا ہاؤس جانے تک، اور پھر وہاں پر وڈیو بنوانے اور سوشل میڈیا کے ذریعے لوگوں سے مدد مانگنے تک مجبور کر دیا۔ادھر سہیلیاں راستہ دیکھتے ہی دیکھتے فیس بک دیکھنے لگی۔ اچانک فیس بک پر عافیہ کی وایرل ویڈیو دیکھ کر غم میں مبتلا ہوگئی ۔آخر میڈا والے نے عافیہ سے سوال کیا کہ چوروں کیخلاف شکایت کب اور کہاں کرنی ہے۔عافیہ نے جواب دیا ،کہ میں وہ عافیہ ہوں جو اپنی محنت کی کمائی سے اپنے گھر و پریوار کو پال رہی تھی ۔ابھی میرا جیب خالی ہی نہیں بلکہ کٹ گیا ہے ۔ میں کیسے اور کس کے خلاف شکایت کروں مجھے تو صرف اپنی جیب کٹی ہوئی نظر آئی ہے۔چور تو نظر نہیں آیا ،میں شکایت اس رب کے سامنے کروں گی جو میرے دل کی دھڑکنیں سن رہا ہے، میرے آنسوؤں ٹپکتے دیکھ رہا ہے ، میری آہ وزاری کے شور اور چور کے زور کو دیکھ رہا ہے ۔کہتے ہوے چلی گئ ۔

بقلم خود الطاف حسین عارضی